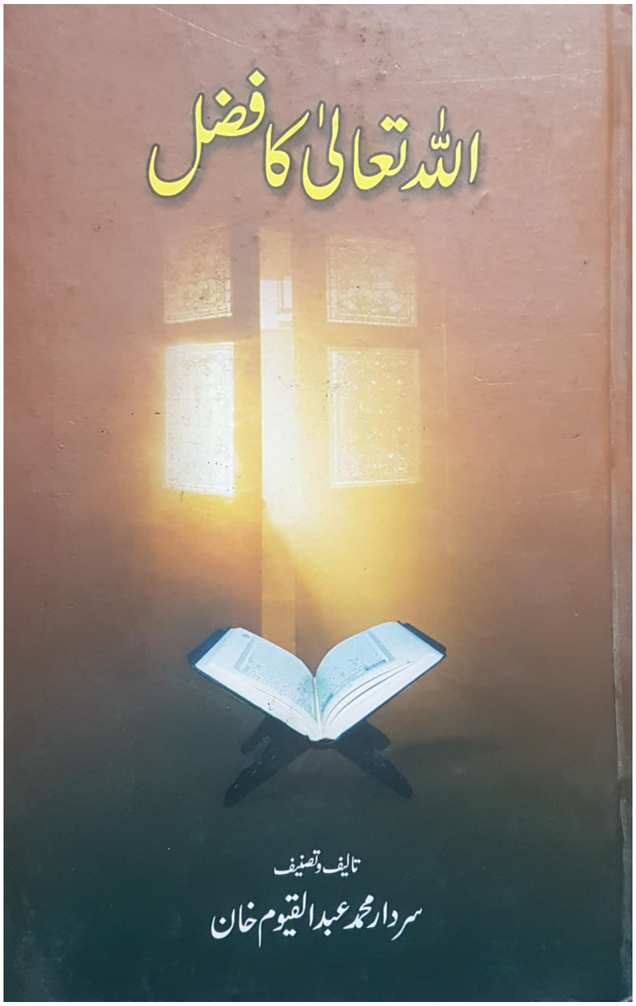
اللہ تعالیٰ کا فضل
تالیف وتصنیف
سردار محمد عبدالقیوم خان

اللہ تعالیٰ کا فضل

تالیف و تصنیف

سردار محمد عبدالقیوم خان

جملہ حقوق بحق سردار عتیق احمد خان محفوظ ہیں

نام کتاب:	اللہ تعالیٰ کا فضل
تالیف وتصنیف:	سردار محمد عبدالقیوم خان
زبان:	اُردو
صفحات:	۲۵۶
پبلشر:	________
پریس:	________
پروفنگ/ایڈیٹنگ :	میاں کریم اللہ قریشی کرناہی
کمپوزنگ:	عبادت حسین
بار:	اوّل
تعداد:	۱۱۰۰
تاریخ تکمیل:	۷/اکتوبر ۲۰۱۳ئ
تاریخ وسال اشاعت:	________
ہدیہ:	-/۵۰۰ روپے
ملنے کا پتا:	۸۳۔اے/۱، مجاہد منزل، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی، پاکستان۔

انتساب

☆ آرنیلہ شریف:

(پیر خانہ دادا صاحب جناب سردار قمر علی خان)

☆ سوہاوہ شریف:

(پیر خانہ والد گرامی جناب سردار محمد عبداللہ خان) اور

☆ ڈفرہ شریف:

(پیر خانہ راقم) کے **نام**

فہرست سورہ ہائے مبارکہ

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱:	مقدمہ	۶
۲:	سورۃالبقرہ	۳۰
۳:	سورۃآل عمران	۵۵
۴:	سورۃالنسائ	۷۰
۵:	سورۃالمائدۃ	۹۶
۶:	سورۃالأعراف	۱۱۰
۷:	سورۃالأنفال	۱۱۳
۸:	سورۃالتوبۃ	۱۱۵
۹:	سورۃیونس	۱۳۲
۱۰:	سورۃھود	۱۳۷
۱۱:	سورۃیوسف	۱۴۳
۱۲:	سورۃالنحل	۱۴۵
۱۳:	سورۃبنیٓ اسرآئیل	۱۵۲
۱۴:	سورۃالمؤمنون	۱۶۳
۱۵:	سورۃالنور	۱۶۶
۱۶:	سورۃالنمل	۱۹۱
۱۷:	سورۃالقصص	۱۹۵
۱۸:	سورۃالروم	۱۹۶
۱۹:	سورۃالأحزاب	۱۹۹
۲۰:	سورۃسبا	۲۰۳

۲۱: سورۃ فاطر..۲۰۶
۲۲: سورۃ المؤمن ۲۱۷
۲۳: سورۃ الشوریٰ..۲۱۹
۲۴: سورۃ الدخان ۲۲۲
۲۵: سورۃ الجاثیۃ ۲۲۳
۲۶: سورۃ الفتح..۲۲۶
۲۷: سورۃ الحجرات ۲۳۹
۲۸: سورۃ الحدید ۲۴۰
۲۹: سورۃ الحشر..۲۴۳
۳۰: سورۃ الجمعۃ ۲۴۵
۳۱: سورۃ المزمل ۲۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

فضل کے لغوی معنی ''زیادتی، افزونی، علم و ہنر، جوہر، رحم و مہربانی، بخشش اور بزرگی کے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ: ''فضلِ الٰہی اک طرف ساری خدائی اک طرف''۔ اسی طرح فارسی زبان کا مشہور محاورہ ہے کہ ''فضلِ مولیٰ ہر ہمہ اولیٰ'' یعنی خدا کا کرم ہر چیز سے بہتر ہے۔ فضلِ مولیٰ کو فقرأ کی دعا سے بھی تعبیر کیا گیا ہے یعنی ''خدا کا فضل رہے، اللہ کا کرم رہے اور اردو زبان میں مستعمل اصطلاح ''فضل ہونا'' کے معنی ''خدا کی مہربانی ہونا'' ہیں۔

ہم نے ''فضلِ مولیٰ ہر ہمہ اولیٰ'' کے آفاقی مقولے میں چھپی فضل کی حقیقتوں اور وسعتوں کو ایک عام مسلمان پر آشکار کرنے کی جستجو میں کتاب زیرِ تبصرہ بعنوان ''اللہ کا فضل'' کے متن کو فضل سے متعلق تمام قرآنی آیات اور ان کی تفاسیر جن کا ماخذ احادیث نبوی ﷺ ہیں، سے مزین کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ خواص کی طرح ایک عام اور کم پڑھا لکھا مسلمان بھی لفظ ''فضل'' کو نہ صرف پڑھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم اور بے مثال مہربانی کے حصول کی ہمہ وقت جستجو بھی کرتا رہے۔ اور یہ تبھی ممکن ہوسکتا ہے جب ایک مسلمان لفظ ''فضل'' کو پڑھنے اور اس میں چھپی فضیلت اور عظمت کو مانگنے میں فرق کر سکے کیوں کہ پڑھنے اور مانگنے میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس کتاب کی تالیف و تصنیف کا محرک ہمارا یہی مدعا و مقصد ہے اور اسی مقصد کے لیئے مقدمے کے زیرِ عنوان اس تحریر میں ''فضل'' کی وسعتوں اور حقیقتوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے اور سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ معزز قارئین کے اذہان و قلوب میں کتاب ہذا کے بغور مطالعہ کی جستجو پیدا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی آرزو میں گم ہو جائیں۔

معزز قارئین کی معلومات اور جستجو میں اضافے کے لیئے ذیل میں ''اسلامی انسائیکلو پیڈیا'' اور عربی اردو لغت بعنوان ''المنجد عربی اردو'' سے ماخوذ ''فضل'' کی تشریحات پر مبنی عبارات بالترتیب زیرِ عنوانات ''اسلامی انسائیکلو پیڈیا کی تشریح'' اور ''عربی اردو لغت ''المنجد عربی اردو'' کی تشریح'' درج ہیں، جن میں ''اللہ کا فضل'' کے زیرِ عنوان اس کتاب کے اُن قارئین کے لیئے

(۱) اسلامی انسائیکلو پیڈیا، مدیر و ناشر، سید قاسم محمود، شاہکار بک فاؤنڈیشن، بی ۷۔۴۳۔۱۱۔اے، شمالی کراچی ۳۶، ص ۱۱۶۵۔

جو محققانہ انداز سے مطالعہ کرنا چاہیں اس مخصوص موضوع پر علم کا ایک خزانہ موجود ہے:

اسلامی انسائیکلو پیڈیا کی تشریح:

فضل: افزوئی، زیادتی، بخشش اور کسی پر فضیلت کی وجہ سے غلبہ حاصل کرنا، فضل ایک شاعر کا نام ہے اور قرآن مجید میں بھی کئی جگہ آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ''یہ پیغمبر (جو) ہم نے (بھیجے) ان میں سے بعض کو بعض پر برتری دی''۔ (سورۃ البقرہ، ع ۳۳)

''یہ (پیغمبری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل (بہت) بڑا ہے''۔ (سورۃ الجمعہ، ع ۱)

''اور یہ تم سے اس لیئے کہا جاتا ہے کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل (بہت) بڑا ہے۔ (سورۃ الحدید، ع ۴)

المنجد عربی اردو:

فَضَلَ (ن) و فَضِلَ (س) فَضْلاً: باقی رہنا، زائد ہونا، فَضَلَ فَضْلَۃً، فضل میں غالب ہونا، کہا جاتا ہے ''فَضَلَ فُلان'' عَلیٰ غَیْرِہٖ۔ جب کہ کوئی شخص فضل میں دوسرے پر غالب ہو جائے۔

فَضِلَ (س) و فَضُلَ (ک) فَضْلاً: صاحب فضل ہونا، صاحبِ فضیلت ہونا۔ فَضَّلَہٗ۔ عَلیٰ غَیْرٍ۔ کسی پر فضل کا حکم لگانا۔ ترجیح دینا۔

فَاضَلَہٗ فِضَالاً و مُفَاضِلَۃً۔ فضل میں فخر کرنا۔ فَاضِل ''بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ۔ دو چیزوں کے درمیان فضل کا مقابلہ کرنا۔

اَفْضَلَ۔ عَلَیْہِ۔ بڑھنا، بھلائی کرنا، مہربانی کرنا۔ عَلَیْہِ فِی الْحَسَبِ۔ حسب میں بڑھ جانا۔ اَفْضَلَ عَلَیْہِ۔ زیادہ ہونا۔ کہا جاتا ہے ''رَأَیْتُ صَفَّھُمْ قَدْ اَفْضَلَ عَلیٰ صَفِّنَا''۔ میں نے ان کی صف کو دیکھا کہ ہماری صف سے بڑھ گئی ہے۔

اَفْضَلَ وَاسْتَفْضَلَ۔ مِنَ الشیئ بقیہ چھوڑ دینا۔

تَفَضَّلَ۔ عَلَیْہِ۔ مہربانی کرنا۔ فضل کا دعویٰ کرنا۔ الرجلُ۔ شب خوابی کا لباس پہننا یا کام کاج کے لیئے لباس پہننا۔

تَفَاضَلاَ۔ الرَجُلاَنِ۔ ایک کا دوسرے پر فضل کا دعویٰ کرنا۔

الفَضْلُ۔ احسان زیادتی، بقیہ۔ کہا جاتا ہے ''فلان لا یملک درھمًا فضلاً عن دینارٍ''۔ فلاں آدمی درہم کا مالک نہیں چہ جائیکہ دینار کا مالک ہو، گویا کہ یوں کہا گیا لا یمک درھمًا فکیف یملک دینارًا۔ یعنی درہم کا مالک نہیں تو دینار کا کیسے ہوسکتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ ''فِی یَدِہٖ فضل الزِمَامِ''۔ اس کے ہاتھ میں لگام کا کنارہ ہے۔ ج۔ فُضُوْل''۔

الفُضُوْلُ۔ حاجت سے زائد مال۔ فَضُوْلُ البَدَنِ۔ جو طبعی طور پر بدن کے منافذ سے نکلے۔ جیسے پسینہ۔ تھوک وغیرہ۔

الفَضْلَۃُ۔ فضل کا اسم مرۃ۔ بقیہ شراب۔ ج فَضْلَاتٌ و فِضَالٌ۔ (_والفُضْلُ والفِضَالُ) وہ کپڑا جو نیند کے وقت یا کام کرتے وقت پہنا جائے یا جس کو گھر میں استعمال کیا جائے۔ کہا جاتا ہے۔ رَجُلٌ فُضُلٌ۔ کام کاج کے کپڑے پہنے والا مرد اور اسی طرح اِمْرَأۃٌ فُضُلٌ۔ کام کاج کے کپڑے پہنے والی عورت۔

الفُضَالَۃُ بقیہ شے۔ج۔ فُضَالاَت۔ الفَضَّالُ۔ صیغہ مبالغہ۔ بہت فضل والا

الفَضِیْلَۃ۔ خوبی۔ زیادتی۔ فضل میں بلند مرتبہ۔ ج۔ فَضَائِلُ

الفَاضِلُ۔ فا۔ صاحبِ فضل۔ صاحبِ فضیلت ج تصحیح۔ فَاضِلُوْنَ۔ ج تکسیر۔ فُضَلاَئ۔ مؤنث فَاضِلَۃٌ ج۔ فَاضِلاَۃٌ وَفَوَاضِلُ۔

الفَاضِلَۃُ۔ فضل میں بلند مرتبہ، ہبہ، نعمت۔

فَوَاضِلُ۔ المال۔ مال کے منافع

الفَضُوْلُ۔ صیغہ مبالغہ۔ بہت فضل کرنے والا۔

الفُضُوْلُ۔ مال غنیمت میں سے تقسیم کے بعد جو بچ رہے۔

الفُضُوْلِیُّ بے فائدہ چیزوں میں مشغول ہونے والا۔ دو شخصوں کے معاملہ میں خود بخود دخل دینے والا۔

الفَضِیْلُ۔ صاحبِ فضیلت صاحبِ فضل ج۔ فَضَلاَئ۔

الاَفْضَلُ۔ فضل میں بڑھا ہو۔ ج تصحیح اَفْضَلُوْنَ۔ ج تکسیر۔ اَفَاضِلُ۔ مونث فَضْلیٰ۔ ج۔ فُضْلَیَات و فُضَلٌ۔

---

(۱) المُنجِد، عربی اُردو، اضافہ شدہ جدید ایڈیشن، ناشر، دَارُالاشَاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی، ا، ص ص ۷۵۲، ۷۵۳۔

الْمُفْضَلُ والمفَضَّلُ۔ بہت فضل والا۔
مُفضَّلٌ۔ وہ شخص جس کے متعلق فضل کا حکم لگایا گیا ہو۔
الْمِفْضَلُ والمِفْضَلَۃُ۔ وہ کپڑا جو کام کرتے وقت یا سوتے وقت پہنا جائے یا گھر میں پہننے کا کپڑا۔ ج۔ مَفَاضِلُ المِفْضَالُ۔ بہت فضل والا۔ مؤنث۔ مِفْضَالَۃٌ۔

قرآن مجید میں متعدد مرتبہ لفظ ''فضل'' کے ساتھ ساتھ ''رحمت'' کا لفظ جو تمام چیزوں کا احاطہ کیئے ہوئے ہے بھی آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں ''رحمن'' اور ''رحیم'' سے مشتق ہے جب کہ ''فضل'' اللہ تعالیٰ کے کسی صفاتی نام سے مشتق نہیں اس کے باوجود ''فضلِ مولیٰ ہر ہمہ اولیٰ'' کے مصداق فضل ہر چیز سے بہتر ہے آخر اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسے سمجھنے کے لیئے بڑی علمی بحث کی ضرورت ہے جس سے عام قاری الجھ تو سکتا ہے حاصل کچھ نہیں کر سکتا۔ تاہم اس موضوع پر بات کیئے بغیر آگے بڑھنا بھی بہتر نہیں لہذا سادہ و آسان الفاظ میں اس حقیقت کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ رب العزت کے حبیب حضرت محمد مصطفی ﷺ مجسمہ رحمت الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں رَحْمَۃَ الِّلْعٰلَمِیْنَ بنا کر بھیجا ہے جو بلا تخصیص مذہب وملت، رنگ و نسل اور علاقہ تمام اولاد آدمؑ کے لیئے قیامت تک رحمت ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے کفار مکہ، یہود و نصاریٰ اور تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنی رحمت اللعٰلمینی کے فیض سے بہرہ مند کرنے کے لیئے راہِ حق کی طرف بار بار دعوت دی اور اکثریت راہِ راست پر نہ آتی تو اللہ کے رسولؐ نے یہ التجا کرتے ہوئے کہ اے اللہ آدمؑ کے ان بیٹوں کو راہِ راست سے نواز راتوں کو نوافل میں کھڑے رہ رہ کر اپنی پنڈلیاں سُوجھا دیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ اے محمد ﷺ کیا اگر یہ لوگ ایمان نہ لائے تو آپ اپنے آپ کو ہلاک کر دیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ رحمت ہر دروازے پر دستک دیتی ہے لیکن اس سے مستفید صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جن پر اللہ کا فضل ہوتا ہے ارشاد ربانی ہے: ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے اپنا فضل دے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ فضل اللہ تعالیٰ کی وہ خصوصی مہربانی ہے جس کے حصول کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی صوابدید پر ہے۔ فضل اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ کسی ضابطے یا قانون کے دائرے میں نہیں آتا جب کہ رحمت کے اصول متعین ہیں اور وہ یہ کہ نبی رحمت

حضرت محمد مصطفی ﷺ جنھیں اللہ رب العزت نے رحمت للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا ان کی دعوت کا جاری رہنا رحمت کے نزول کا بڑا ذریعہ ہے نیز رحمت کا اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں ''رحمن'' اور ''رحیم'' سے مشتق ہونا بھی اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ رحمت کا ضابطہ اور قانون نظام الٰہی میں پہلے سے وضع شدہ ہے جب کہ فضل کبھی بھی اور کسی پر بھی اچانک ہوسکتا ہے اور اس کی وجہ بھی اچانک پیدا ہوسکتی ہے اور بعض دفعہ کوئی ظاہری وجہ بھی معلوم نہیں ہوسکتی اور یہ بھی کہ اللہ کا فضل کسی بھی حالت میں کسی بھی بندے پر ہوسکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد جس سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیئے قوم یہود کے اس شخص کا واقع بہت کافی ہے جس نے ایک عالم سمیت ایک سو انسانوں کو قتل کر دیا تھا لیکن توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ یہاں اس شخص کی توبہ فضل کی وجہ بنی جب کہ کئی لوگوں پر توبہ سے پہلے بھی اللہ کا فضل ہونا تاریخ انسانی سے ثابت ہے جیسا کہ امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''محاسن السلوک'' ترجمہ ''ذخیرۃ الملوک'' میں انسان پر اللہ کے فضل و انعام کی وضاحت میں ''انعام و افضالؑ'' کے زیرِ عنوان ایک بچھو کا ذکر کیا ہے جس نے اللہ کے حکم سے اس اژدھے کو ڈنک مار کر ہلاک کر دیا تھا جو مست نیند سوئے ہوئے شراب میں مدہوش ایک نوجوان کو ڈنک مار کر ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ لکھتے ہیں:

> نقل ہے کہ ایک دن حضرت شیخ ذالنون مصری کسی دریا کے کنارے پر بیٹھے وضو کر رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا سا بچھو دریا کے کنارے کنارے جنگل سے دوڑتا چلا آ رہا ہے۔ جب وہ دریا کے کنارے پر پہنچا تو فوراً ایک مینڈک پانی سے باہر نکل پڑا۔ وہ بچھو زمین پر اتر پڑا۔ اور آگے چل دیا۔ شیخ جیو نے تعجب کیا اور کہا کہ یہ واقعہ خالی از حکمت نہیں ہے۔ شیخ صاحب نے بھی پانی سے نکل کر بچھو کے پیچھے پیچھے راہ لی۔ حتیٰ کہ وہ بچھو ایک سایہ دار درخت کے سایہ میں جا پہنچا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد جوان درخت کے سایہ کے نیچے بے خبر سویا پڑا ہے اور ایک اژدھا اس کی تاک میں لگا ہوا جوان کے ہلاک کا ارادہ رکھتا ہے۔ سانپ اس جوان کے پاس ابھی پہنچنے نہ پایا تھا کہ بچھو ادھر سے جا پہنچا اور سانپ کے سر پر ایک ایسا ڈنگ لگایا کہ سانپ فوراً مر گیا۔ جب یہ معاملہ ہولیا تو بچھو پھر واپس الٹے پاؤں چلا اور اسی طرح سے مینڈک نے اس کو سابقہ دستور کے مطابق دوسرے

کنارہ پر پہنچا دیا۔ شیخ جیو نے خیال کیا کہ غالباً یہ جوان اولیاء اللہ سے ہے۔ پھر وہاں سے الٹے پاؤں پھر کر جوان کے پاس آئے دیکھا کہ اُس جوان نے شراب پی ہوئی ہے اور بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ شراب کی بدبو اس کے منہ سے آ رہی ہے۔ شیخ جیو نہایت حیران ہو ہی رہے تھے کہ ہاتف رحمت نے یہ آواز دی کہ اے ذالنون متحیر و متفکر نہ ہو کہ اگر ہماری حفاظت اور مہربانی کا بدرقہ متقیوں اور معصوموں اور پاکوں کی ہی رعایت کرے تو پھر بدبختوں بداعمالوں گنہگاروں اور عاجزوں کی رعایت کون کرے گا اگر ہماری عفو کا سیلاب بدبختوں کی میل کچیل نہ دھوئے تو اور کون دھوئے گا۔ اگر ہماری رحمت کا دریا گمراہی کے جنگل کے پیاسوں کی سیرابی نہ کرے تو اور کون کرے گا اور اگر ہماری بخشش کے بادل سے ہدایت کے قطرے غفلت کے جنگل میں سونے والوں پر ہم نہ برسائیں تو اور کون برسائے گا اور اگر ہماری عنایت کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا طبیعت اور لالچ کے غرقابوں کو گرداب ہلاکت سے بچا کر توبہ اور انابت کے کنارہ پر نہ لائے تو اور کون لائے گا۔ اس بات سے شیخ جیو کا حال نہایت خوش ہوا اور خوشی خوشی ایسے مقبول جوان کے گرد طواف کرنے لگے اور زبان سے یہ شعر پڑھنے لگے۔ ؎

اے خفتۂ کہ دوست نگہبانِ جان تست — تو مست و غافلے کرمش پاسبان تست
خوابت چگو نہ آید از شوق آں کریم — کش رحمت و عنایت بیش از گمانِ تست

ترجمہ: اے بے خبر کہ دوست تیری جان کا نگہبان ہے تو مست اور غافل ہے مگر اس کا فضل و کرم تیری پاسبانی کر رہا ہے۔ اس بات کریمی کے شوقِ دیدار سے تجھے نیند کیسے آجاتی ہے جس کی رحمت و عنایت تیرے وہم و گمان سے کہیں زیادہ ہے۔ جب وہ جوان ہوش میں آیا تو شیخ جیو کو دیکھ کر نہایت شرمندہ ہوا اور عرض کی اے میدانِ دین کے فارس آپ اس گنہگار شرمسار کے پاس کیوں کر آ گئے۔ شیخ جیو نے اپنے آنے کا من وعن حال بیان کیا۔ جوان نے جب اس پارسا کی زبان سے یہ حال سنا تو نعرہ مارا اور وہیں زمین پر گر پڑا اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور زار و

(۱) محاسن السلوک، ترجمہ، ذخیرۃ الملوک، از، سید اسیر کبیر علی ہمدانیؒ، تالیف محمد ریاض قادری، قادریہ بکس سنت نگر، لاہور، ۱۹۸۶ئ، ص ص ۲۸۸، ۲۹۸، ۲۹۰۔

قطار رونے لگا اور جنگل کی راہ لی اور اپنی باقی عمر عبادت اور یادِ الٰہی میں گزار دی‘‘۔(۱)

اس حیرت انگیز واقعے کے بیان کے بعد حضرت شاہ ہمدان بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضل کے نزول کی مختصر تفصیل روحانیت میں ڈوبے ہوئے درج ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

’’میرے مولا کریم کے کام نہایت ہی عجیب ہیں۔ اگر اس کی نظر عنایت ہو تو طرفۃ العین میں نہال کر دے اور خشکی دیدہ شاخوں کو ہرا بھرا کر دے اور مالا مال کر دے اور چوروں اور بدکاروں کو قطب اور ابدال بنائے اور ان غریبوں کو جو رات کی روٹی کے محتاج ہیں ایک دم میں دو جہان کا شہنشاہ بنا دے۔

اے عزیز جاننا چاہیئے کہ اس منعم عظیم کے انعام اور فضل اور اس معطی کریم کے احسان اور بخششوں کی کوئی نہایت ہی نہیں کیوں کہ آدمی کیا بلکہ تمام مخلوقات اس پروردگار کی نعمتوں کا مظہر ہیں۔ جو قدم کے دریا سے نجس کی ہوا کے جھونکوں سے ساحل شہود پر آ پڑے ہیں۔ اور ایک دم کے دم میں کئی ہزار نعمت ظاہرہ اور باطنہ (جن کو ایجاد اور عدم اسباب کی کوئی ضرورت نہیں)، جن کا ہم نے تھوڑا سا ذکر کیا ہے اعیان شہودیہ کا ظہور ہر ایک آنکھ پر جلوہ انداز ہوتا ہے۔ دیکھو کہ پروردگار کی نعمتوں سے ادنیٰ درجہ کی نعمت کھانا ہے۔ یہ شہوات اور مناہی کو پیدا کرتی ہے اور نجاسات اور تباہی کا باعث ہوتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یعنی الٰہی امور کی تدابیر سے اور ملکوتی رہنے والوں کی ذمہ داری اور زمینی اور آسمانی اسباب کی مدد سے خواہ سورج یا چاند یا ستارے یا سیارے یا نفوس ملکی اور عنصری طبعیوں اور روحانی آلات کی باریکیوں اور آلات جسمانی اور طبعی اور حیوانی قویٰ سے ہوں اس نعمتِ اکل کے اسباب کے اسرار ہیں جس کو ہم کم درجہ کی نعمت کہہ چکے ہیں۔ بہت تھوڑے سے تھوڑا ہے۔ اس کا بیان نہایت مختصر طور پر ہم نے کیا ہے۔ کیوں کہ اگر ہم مفصل لکھنا چاہتے اول تو ہم خود نہ لکھ سکتے اور جو کچھ ہم جانتے اور سمجھتے ہیں اگر ان کو لکھتے وہ بھی اتنا دفتر بن جاتا جس کو میں خود ہی نہ اٹھا سکتا اور اس قسم کے

---

(۱) محاسن السلوک، ترجمہ، ذخیرۃ الملوک، از، سید امیر کبیر علی ہمدانیؒ، تالیف، محمد ریاض قادری، قادریہ بکس سنت نگر، لاہور، ۱۹۸۶ئ، ص ص ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰۔

اسباب کے دقائق کی نسبت دوسری اقسام سے نسبت اتنی دے سکتے ہیں کہ قطرہ دریائے بیکران کے رو برو ہو۔ آدمی کا پیدا ہونا اور لطائف روحانی کا اس کو دیا جانا اور جسمانی کثافتیں دے کر نفس روحانی کا حکم دینا یہ عام سمجھ نہیں سکتے''۔ ہاں ان اسرار کی بعض حقیقتیں نورِ نبوت اور نورِ ولایت سے سمجھی جاتی ہیں۔(۱)

سبحان اللہ حضرت شاہ ہمدانؒ نے کیا ہی خوبصورت انداز میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے نزول کی حکمت اور اس کی وسعتوں کی وضاحت فرمائی ہے۔ یہ جو انھوں نے فرمایا کہ ''آدمی کا پیدا ہونا اور لطائف روحانی کا اس کو دیا جانا اور جسمانی کثافتیں دے کر نفس روحانی کا حکم دینا''۔ اس میں انھوں نے روحانی رزق کی بات کی ہے جس کی مقدار اور نہ ہی اقسام کو انسان بیان کر سکتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اہل تصوف جب اللہ سے رزق کی دعا کرتے ہیں تو وہ رزق کی اور کئی مختلف اقسام کا نام لیتے ہیں مثلاً صحت و تندرستی کا رزق، عزت و آبرو کا رزق، امن و سلامتی کا رزق، دل و روح کا رزق، تصوف و معرفت کا رزق وغیرہ وغیرہ۔ جیسا کہ حضرت شاہ ہمدانؒ نے فرمایا کہ ''اس قسم کے اسباب کے دقائق کی نسبت دوسری اقسام سے نسبت اتنی دے سکتے ہیں کہ قطرہ دریائے بیکراں کے رو برو ہو''۔ حضرت شاہ ہمدانؒ نے ''جسمانی کثافتیں دے کر نفس روحانی کا حکم دینا'' کے جملے میں مستعمل الفاظ میں جیسے کہ سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے اس خیال کو حضرت شیخ سعدیؒ نے یوں بیان فرمایا ہے:

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن ترمہ کن ہشیار باش

ان دونوں کاملین کے عشقِ حقیقی میں ڈوبے اس خیال سے ہم اس بات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ روحانی رزق کی تلاش کوئی آسان کام نہیں لیکن بقول حضرت میاں محمد بخشؒ

لوڑن والا رہیا نہ خالی لوڑ کیتی جس پکی۔

رحمت اور فضل کے مابین واضح فرق کے باوجود اس موضوع پر شاید شاذ و نادر ہی کوئی ایسی کتاب یا مضمون موجود ہو جس سے قاری کی مکمل تشفی ہو سکے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ رحمت اور فضل دونوں اصطلاحوں کو ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور رحمت کے بیان سے بات

(۱) حرف حرف حقیقت، طبع دوم، از، واصف علی واصف، کاشف پبلیکیشنز، ۳۰۱-اے جوہر ٹاؤن، لاہور، ۱۹۹۵ئ، ص ص ۲۸، ۲۹۔

شروع کر کے فضل پر ختم کی گیء ہے جب کہ بعض اوقات فضل سے شروع کر کے رحمت پر ختم کی گئی ہے۔ واصف علی واصف رحمتِ الٰہی پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ کریم نے انسان کو رحمت کا تصور دیا۔ رحمت کے خیال سے ہی انسان کے تصور میں بہار پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی آرزو جس کے حاصل کرنے کی خواہش ہو اور اس کا استحقاق نہ ہو، رحمت کے انتظار میں پل جاتی ہے۔مسلمان جنت کی تمنا میں اپنی حیات کا سفر کر رہے ہیں۔ یہ یقین کہ ان کی آخرت بہتر ہو گی، صرف رحمت کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے لیئے سب سے بڑا اعزاز یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے انتظار میں رہتے ہیں۔مسلمان رحمت کے حق سے مایوس نہیں ہوتا۔ ہم اعمال پر بھروسہ نہیں کرتے، بھروسہ اس کے فضل پر ہے۔ ہمیں اپنے اعمال کا آسرا نہیں، آسرا اس کی رحمتوں کا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ عبادت وہ ہے جو معبود کو منظور ہو جائے ورنہ کروڑوں سال کی عبادت ایک سجدہ نہ کرنے سے ضائع ہوتی دیکھی گئی اور مقرب معتوب ہوا کہ اس نے اپنے عمل کے غرور میں اپنا مقام چھوڑ دیا۔ یہاں مقام صرف منظوری کا ہے، تقرب صرف رضا مندی کا نتیجہ ہے، اعمال کا نتیجہ اعمال پر نہیں عنایات پر ہے۔ عدل اہم چیز ہے لیکن فضل عدل سے بہت زیادہ قوی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا، ترغیبات کے رنگین جال میں انسان پھنس جاتا ہے اور جو لوگ اس جال سے بچ گئے وہ رحمت کے دائرے میں پناہ پا گئے'' ۔(۱)

واصف علی واصف نے فضل کو عدل سے بہت زیادہ قوی بتایا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو لوگ اپنے نیک اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ سے فضل کی بجائے عدل کی آرزو کرتے ہیں وہ گھاٹے میں رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی دلپذیر کا یہ شعر زبان زدِ عام ہے کہ: ؎

عدل کریں تاں تھر تھر کمبن وڈیاں زہدیاں والے
فضل کریں تاں بخشے جاون میرے جئیے منہ کالے

اللہ تعالیٰ کے ہاں عدل کا معیار کیا ہے وہ اللہ ہی جانتا ہے لہذا انسان کو عدل کی بجائے فضل کا طلب گار رہنا چاہیئے۔

فضل کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اس بات کی تفہیم اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں

فرما دی ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ فضل سے متعلق آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ سے مزین ان آیات مبارکہ کی تفسیر کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ نظام کائنات کے اس حسین تسلسل میں انسانوں پر ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو رہا ہے لیکن انسان اللہ کے فضل کا ادراک نہیں رکھتے۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کا ورود اللہ کا فضل ہے۔ اسی طرح دھوپ، چھاؤں اور گرمی سردی بھی انسانوں کے لیئے اللہ کا فضل ہے۔ بحر و بر، شجر و حجر، حیوانات و نباتات سب انسانوں کے لیئے اللہ کے فضل کی مختلف صورتیں ہیں اور اللہ کی ان نعمتوں کا نہ تو شمار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی شکر کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی سچے دل سے اللہ کی نعمتوں اور مہربانیوں کا اعتراف کر لے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ انسانوں کو انسانوں کے ظلم سے بچانا بھی اللہ کا بہت بڑا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام میں روز اول سے اپنی اس مہربانی کو شامل فرما رکھا ہے۔ ملتان کے پروفیسر ڈاکٹر نور الدین جامی کے مفصل مضمون بعنوان ''نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں'' سے ماخوذ ذیل کے اقتباس میں اس بات کی خوبصورت وضاحت موجود ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''اللہ تعالیٰ اس کائنات کا تنہا خالق و مالک ہے اگر Uni-Polar یعنی وحدانی نظام انسان زندگی میں ممکن ہوتا تو یہ اس کو زیادہ سزاوار تھا لیکن پوری قوت اور پوری قدرت کے باوجود اس کی حکمت نے اسے پسند نہ کیا اور ابلیس کی صورت میں اپنا حریف اس نے خود پیدا کیا اور ازل سے ابد تک کے لیئے معرکہ حق و باطل جاری رکھنے کی خاطر سے Bi-Polar بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کو کبھی کسی کے قبضہ یا اختیار میں نہیں دیتا اور ایک گروہ کے ذریعے دوسرے کو ہٹاتا ہے اور ظلم کا سدِ باب کرتا ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ''اور اگر اسی طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو

---

(۱) نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، سیرت طیبہ کی روشنی میں، مضمون، مشمولہ، ''مقالات سیرت، نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں''، از، پروفیسر ڈاکٹر نور الدین جامی ملتان، وفاقی وزارت مذہبی امور، زکوٰۃ وعشر، حکومت پاکستان، ۲۰۰۳ئ، ص ۱۰۸۔

(۲) قرآن کریم معہ اردو ترجمہ وتفسیر، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس، سعودی عرب، ص ص ۱۰۶۲، ۱۰۶۳۔

دوسرے گروہ کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے''۔(۱)

پہلی قوموں کی طرح نبی کریم ﷺ کی امت پر عذاب نازل نہ ہونا یا اس میں تاخیر ہونا بھی اللہ کا بڑا فضل ہے۔ ارشاد ربانی ہے: وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝ (النمل۔۷۳)''یقیناً آپ کا پروردگار تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں''۔ اس آیت مبارکہ کی مختصر تفسیری عبارت کے الفاظ یہ ہیں: ''یعنی ہر عذاب میں تاخیر یہ بھی اللہ کے فضل و کرم کا ایک حصہ ہے، لیکن لوگ پھر بھی اس سے اعراض کر کے ناشکری کرتے ہیں''۔(۲)

ناشکروں سے اللہ تعالیٰ فضل جیسی اپنی عظیم نعمت اور مہربانی نہ صرف واپس لے لیتے ہیں بلکہ اس پر اسے سزا بھی اسی حساب سے دی جاتی ہے۔ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے تسلسل سے اپنا فضل جاری رکھا اور انھیں دوسری اقوام اور تمام جہانوں پر فضیلت اور برتری عطا کی لیکن بنی اسرائیل نے بار بار ناشکری اور نافرمانی کا ارتکاب کیا۔ قرآن مجید میں بنی اسرئیل کی نافرمانیوں اور بدعہدیوں کا متعدد مقامات پر بالخصوص سورہ بقرہ میں تفصیل سے ذکر موجود ہے اور اگر ہم قرآن مجید میں بنی اسرائیل پر اللہ کی مہربانیوں اور فضل سے متعلق آیات اور ان کی تفسیر کا مطالعہ کریں تو فضل کی پوری حقیقت ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب کی مرتبہ نصابی کتاب ''افہام القرآن و الحدیث، برائے طلبا و طالبات ایف اے سے ماخوذ ذیل کے چند اقتباسات بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور احسانات اور بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کا مکمل نقشہ پیش کرتے ہیں:

> ''بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی بڑی محبوب اور لاڈلی قوم تھی اللہ تعالیٰ نے ان کی بڑی ناز برداری کی۔ ان کے ہر مطالبے کو مانا اور ہر فرمائش کو پورا کیا۔ ان پر بے شمار انعامات اور متعدد نوازشیں کیں۔ جن کا ذکر سورہ بقرہ کی آیات نمبر ۴۷ تا آیت ۶۰ میں کیا گیا ہے۔ لیکن بنی اسرائیل نے ہر موقعہ پر سرکشی، نافرمانی اور ناشکری کی

(۱) افہام القرآن و الحدیث برائے طلبا و طالبات، ایف اے، از، پروفیسر محمد نواز چوہدری، پروفیسر محمد شریف، پروفیسر مسز کے ایف نیاز، پروفیسر مغیث الدین، پروفیسر سید عبدالمعید بخاری، پروفیسر مسز کنیز فاطمہ، قریشی برادرز پبلشرز، اردو بازار، لاہور، ص ص ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳۔

راہ اختیار کی۔ ان آیات میں نو انعامات کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا: عالمین پر فضیلت: اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ’’اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر پہلا انعام یہ کیا کہ ان کو تمام جہانوں پر فضیلت اور برتری عطا کی۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ’’اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی‘‘ (آیت۔ ۱۲۲)۔

بنی اسرائیل تقریباً پانچ ہزار برس تک بنی نوع انسان کی دینی امامت اور دنیاوی قیادت کے منصب پر فائز رہے۔ انھیں دیگر اقوام پر برتری حاصل رہی۔ ان کی طرف چار ہزار انبیاء مبعوث کیئے گئے ان پر تورات، انجیل اور زبور آسمانی کتب نازل فرمائیں یہ قوم توحید کی علمبردار رہی۔ دنیاوی قیادت انھیں عطا ہوئی حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا دور حکومت بنی اسرائیل کے جاہ وجلال کا دورِ عروج تھا۔

حوالے کے حسنِ اختصار کی برقرار کے پیشِ نظر بقیہ آٹھ انعامات کی تفصیلی عبارات کو حذف کرتے ہوئے صرف انعامات ہی درج کیئے جانے پر اکتفا کیا جاتا ہے جوحسبِ ذیل ہیں:

’’(۲) فرعون سے نجات (۳) فلقِ بحر کا معجزہ، (۴) گوسالہ پرستی پر معافی، (۵) تورات، (۶) حیاتِ نو، (۷) ابر کا سایہ، (۸) من وسلویٰ کا نزول، (۹) چشموں کا عطیہ‘‘۔[۱]

مقدمہ کے زیرِ عنوان اس مختصر تحریر میں اللہ تعالیٰ کے ہر انعام اور فضل پر بار بار ناشکری اور نافرمانی کی بنی اسرائیل کی تاریخ پر تفصیل سے گفتگو ممکن نہیں تاہم فضل جیسے عظیم اور بے مثل احسان کی مسلسل خلاف ورزی پر ان کا سزا کا مستوجب ہونے کا ایک اہم واقع جو حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ نے اپنی معروف تصنیف ’’قوم یہود اور ہم‘‘ میں قرآن اور تورات کے حوالوں سے نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی ناشکری پر سزا کی حقیقت کو سمجھنے میں نہایت سود مند ثابت ہوسکتا ہے۔ مولانا موصوف ’’بدکار فاتح‘‘ کے زیرِ عنوان یہود سے متعلق اس بیان کی ابتدا قرآنی آیات سے کرتے ہیں:

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ

سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ (البقرة ۵۸-۵۹)

''اور جب ہم نے حکم دیا کہ تم لوگ اس بستی میں داخل ہو جاؤ، پھر اس میں جہاں چاہو اس کی پیداوار کو شکم سیر ہو کر کھاؤ اور جب بستی کے دروازے میں داخل ہونا تو جھکے جھکے داخل ہونا اور کہتے جانا کہ توبہ ہے، ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیک لوگوں کو مزید فضل سے نوازیں گے۔ مگر ان ظالموں نے جس لفظ کا انھیں حکم دیا گیا تھا اسے بدل دیا اور اس کی جگہ اور کوئی لفظ کہنے لگے۔ آخر ہم نے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل فرمایا کہ یہ بڑے ہی نافرمان ثابت ہوئے''۔

ہمارے مفسرین نے ان آیات کی شرح میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگل و بیابان کی زندگی سے بنی اسرائیل اکتا چکے تھے۔ خدا نے انھیں ایک شہر میں داخل ہونے کا حکم دیا اور ساتھ ہی یہ تاکید کی کہ دروازے میں داخل ہو تو کہنا حِطَّة'' یعنی گناہوں سے توبہ ہے۔ مگر ان ظالموں نے اس لفظ کو بدل دیا اور اس کی جگہ حِنْطة'' یعنی گیہوں چاہیئے، کہنے لگے اور سجدہ ریزی کے بدلے سرین پر پھسلتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اس جرم کی سزا پر انھیں طاعون نے آگھیرا اور تقریباً ستر ہزار (۷۰۰۰۰) آدمی صرف دوپہر تک ہی مر گئے۔ ان آیات میں جس بستی میں داخلے کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے اس کا تذکرہ آج بھی یہود کی کتبِ مقدسہ میں ان کے نافرمان ہونے کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ اس شہر میں جب بنی اسرائیل داخل ہوئے تو وہاں بڑی بدکاریاں کیں۔ جیسے آج کی بعض فوجیں مفتوح علاقوں پر کرتی ہیں۔ گویا یہ کسی نبی کی امت اور کسی دعوت کے داعی نہ تھے بلکہ اپنے آپ کو انھوں نے ظالم و بدکار فاتح کے روپ میں پیش کیا۔ مفتوح قوم کی بہو بیٹیوں کو ان ظالموں نے اپنی بدکاری کا شکار بنایا۔ گنتی باب ۲۵ آیت ۱ تا ۸ میں اسے آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جی نہ چاہتے ہوئے بھی ہم

(۱) قوم یہود اور ہم، قرآن کی روشنی میں، از، حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، اکتوبر ۲۰۰۰ئ، ص ص ۷۲، ۷۳۔

یہاں بائبل کے اس بیان کو پورا نقل کر دیتے ہیں:

''گنتی باب ۵ آیت ۱: اور اسرائیلی شطّیم میں رہتے تھے اور لوگوں نے موّابی عورتوں کے ساتھ حرام کاری شروع کر دی۲ ٥: کیوں کہ وہ عورتیں ان لوگوں کو اپنے دیوتاؤں کی قربانیوں میں آنے کی دعوت دیتی تھیں اور یہ لوگ جا کر کھاتے اور ان کے دیوتاؤں کو سجدہ کرتے ۳ ٥: یوں اسرائیلی بعل فغُور کو پوجنے لگے تب خداوند کا قہر بنی اسرائیل پر بھڑکا۴ ٥: اور خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا قوم کے سب سرداروں کو پکڑ کر خداوند کے حضور دھوپ میں ٹانگ دے تاکہ خداوند کا شدید قہر اسرائیل پر سے ٹل جائے ۵ ٥: سوموسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے حاکموں سے کہا کہ تمہارے جو آدمی بعل فغور کی پوجا کرنے لگے ہیں ان کو قتل کر ڈالو ۶ ٥: اور جب بنی اسرائیل کی جماعت خیمۂ اجتماع کے دروازے پر رو رہی تھی تو ایک اسرائیلی، موسیٰ علیہ السلام اور تمام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ایک مدیانی عورت کو اپنے ساتھ اپنے بھائیوں کے پاس لے آیا ۷ ٥: جب فیخاس بن الیعزر بن ہارون کاہن نے یہ دیکھا تو اس نے جماعت میں سے اٹھ کر ہاتھ میں ایک برچھی لی ۸ ٥: اور اس مرد کے پیچھے جا کر خیمے کے اندر گھسا اور اس اسرائیلی مرد اور اس عورت کا پیٹ چھید دیا ۹ ٥: تب بنی اسرائیل میں سے یہ وبا جاتی رہی اور جتنے اس وبا سے مرے ان کا شمار چوبیس ہزار تھا''۔

قرآن پاک نے تو اب بھی ان ظالموں کا پردہ ہی رکھا اور ان کی نافرمانی کا صرف اجمالی تذکرہ ہی کیا۔ مگر جس کتاب کی یہ اب بھی تلاوت کرتے ہیں اس میں ان زانیوں کی تعداد ۲۴ ہزار بتائی گئی جو بستی فتح کرنے کے زعم میں پرائی عورتوں پر ٹوٹ پڑے تھے''۔(۱)

بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے فضل کی جو ناشکری اور بار بار نافرمانی کی اس پر انھیں دینا میں ملنے والی سزا کی ایک جھلک ہم نے قرآن کریم اور تورات کے حوالوں سے مزین مندرجہ بالا عبارت میں ملاحظہ کی اور اب ہم ان پر آخرت میں ٹوٹنے والے عذاب الٰہی اور نبی کریم ﷺ کی امت پر اللہ کے فضل کا تذکرہ بھی پیش کرتے ہیں اور یہ تذکرہ جو احادیث نبوی ﷺ سے مزین ہے اور ''مُسند امام اعظم'' کے باب بعنوان ''کتاب فضل اُمّتِہ ﷺ'' سے ماخوذ ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کے شکر کے وظیفے میں غرق ہو جانے کی دعوت دیتا ہے

کیوں کہ ایسی خوشخبری پر اگر مہد سے لحد تک اللہ تعالیٰ کے شکر میں مستغرق رہا جائے تو بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا کیوں کہ فضل کے سمندر کی وسعت کا احاطہ انسانی عقل و شعور کی پہنچ سے باہر ہے۔ مُسند امام اعظم میں امت مسلمہ ﷺ پر اللہ کے فضل پر احادیث نبوی کا حوالہ طویل ہے مگر اس کا اندراج بنی اسرائیل جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی سے نبی کریم ﷺ کی امت کے افضل ہونے کے ثبوت میں انتہائی ضروری ہے۔ ادب و تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے احادیث مبارکہ کا عربی متن بھی درج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہؒ بیان فرماتے ہیں:

كِتَابُ فَضْلِ اُمَّتِهِ صلى الله عليه وآله وسلم

(امت محمدیہ ﷺ کے فضائل)

۱: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّسْجُدُوْا سَجَدَتْ اُمَّتِىْ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْاُمَمِ طِوِيْلاً قَالَ فَيُقَالُ اِرْفَعُوْا رُءُوْسَكُمْ فَقَدْ جَعَلْتُ عَدُوَّكُمُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سب لوگ سجدہ کے لیئے بلائے جائیں گے اور کفار سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھ سکیں گے اور میری امت تمام امتوں سے پہلے دو لمبے سجدے کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر کہا جائے گا (میری امت سے) اپنے سر اٹھاؤ۔ البتہ میں نے تمہارے دشمن یہود و نصاریٰ کو آگ کے لیئے تمہارا بدل وعوض بنا دیا۔

ف: یہ سرورِ کائنات، سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ جناب محمد ﷺ کا طفیل ہے اور آپ کا صدقہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امتِ مرحومہ کو اس شرف سے نوازا اور اس فخر سے ممتاز فرمایا کہ ان کے دشمن اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کو آتشِ دوزخ کے لیئے ان کا بدل وعوض ٹھہرایا اور اس کو ان کا فدیہ قرار دیا۔

۲: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یُعْطٰی کُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلاً مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَیُقَالُ ھٰذَا فِدَائُکَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہؓ کے والد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو مسلمانوں میں سے ہر ایک کو یہود و نصاریٰ میں سے ایک شخص دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ آگ کے لیئے تمہاری طرف سے فدیہ ہے۔

۳: وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَعْطَی اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ رَجُلٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ رَجُلاً مِنَ الْکُفَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا فِدَاؤُکَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر آدمی کو اہلِ کتاب میں سے ایک کافر دیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا فدیہ ہے آگ سے۔

۴: وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَعْطَی اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ رَجُلٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ رَجلاً مِنَ الْکُفَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا فِدَاؤُکَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اس امت کے ہر آدمی کو اہلِ کتاب میں سے ایک آدمی سپرد کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا فدیہ ہے آگ سے۔

۵: وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ اُمَّۃٌ ''مَرْحُوْمَۃٌ'' عَذَابُھَا بِاَیْدِیْھَا۔

ترجمہ: اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ یہ امت امتِ مرحومہ ہے۔ اس کا عذاب اس کو پہلے ہی مل جائے گا (یعنی دنیا میں)۔

ف: اس میں پیشتر حدیث کا اعادہ ہے۔

۶: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ﷺ یَوْمًا لِاَصْحَابِہٖ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ قَالُوْا نَعَمْ۔ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃِ صَفٍّ اُمَّتِیْ مِنْ ذٰلِکَ ثَمَنُوْنَ صَفًّا۔

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی ہو کہ تم (اور تمہارے بعد آنے والے یعنی پوری امت) اہلِ جنت کے چوتھائی ہو۔ انھوں نے کہا بے شک۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی ہو کہ تم ایک تہائی اہلِ جنت ہو۔ سب نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کے آدھے ہو سب نے کہا بے شک۔ تو آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ البتہ اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے ۸۰ صفیں میری امت کی ہوں گی۔

ف: یعنی آں حضرت ﷺ نے خوشخبری سنائی کہ آپ کی امت اہل جنت کی دو تہائی ہو گی۔ ترمذی میں اس کے ساتھ واربحون من سائر الامم کا ٹکڑا بھی زائد ہے یعنی اور امتیں ایک تہائی یعنی چالیس کی نسبت سے ہو گی۔

۷: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مَرْحُوْمَۃٌ عَذَابُھَا بِاَیْدِیْھَا فِی الدُّنْیَا وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ بِالْقَتْلِ۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میری امت، امتِ مرحومہ ہے۔ اس کا عذاب اس کے سامنے دنیا میں ہے اور ایک روایت میں ''بالقتل'' کا لفظ زائد ہے یعنی قتل و غارت وکشت وخون سے۔

ف: ابو داؤد، بیہقی، حاکم، طبرانی ابی موسیٰ سے روایت لائے ہیں اُمَّتِیْ مَرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا عَذَابٌ فِی الْآخِرَۃِ اِنَّمَا عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا الفتن وَالزلازل وَالْقَتْل وَالْبَلَایَا کہ میری امت مرحومہ ہے۔ اس پر آخرت کا عذاب نہیں۔ البتہ اس کا عذاب دنیا میں فتنے ہیں زلزلے ہیں۔ کشت وخون ہے

اور طرح طرح کی مصیبتیں ہیں۔

۸: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ زِیَادٍ عَنْ یَزِیْدِ بِنْ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الطَّعْنُ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخْزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وِ فِیْ كُلِّ شَهَادَة"۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَفِیْ كُلٍّ شُهَدَاءُ۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کی ہلاکت طعن (نیزہ بازی) اور طاعون سے ہے۔ آپ سے کہا گیا۔ یا رسول اللہ طعن کو تو ہم سمجھ گئے لیکن طاعون کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے دشمنوں یعنی جنات کا نیزہ چھبونا ہے۔ اور ان سب (طعن و طاعون) میں درجہ شہادت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں (طعن و طاعون) سے مرے ہوئے شہید ہیں۔

ف: یعنی طاعون کی بیماری سے ہلاک ہونے والے کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کا درجہ نصیب فرمایا ہے۔ یہ اس کی بے پناہ بندہ پروری ہے اور بندہ نوازی کہ اس نے اس کو شہادت میں شمار فرمایا۔

۹: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّعْنُ قَدْ عَلِمْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخْزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِیْ كُلِّ شَهَادَة"۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت طعن اور طاعون سے ہے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ طعن تو ہم نے جان لیا۔ لیکن طاعون کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارے دشمن جنوں کا

---

(۱) مسند امام اعظمؒ، نظر ثانی و اصلاح مولانا خورشید عالم صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند، ادراہ، نشریات اسلام، اردو بازار، لاہور، ص ص ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵۔

نیزہ گھونپنا ہے۔ اور ان سب میں درجہ شہادت ہے۔

ف: گویا اس میں آں حضرت ﷺ نے طاعون کی حقیقت کو بھی واضح فرمایا کہ یہ مہلک و ہیبت ناک بیماری ہے جو جنات کے اثر سے رونما ہوتی ہے۔(۱)

نبی کریم ﷺ کے گناہ گار امتیوں کے لیئے یہ خوشخبری اللہ تعالیٰ کا وہ احسان ہے جو ان کی امت میں شامل ہونے سے ہی عطا ہوگا۔ اس خوشخبری کی روشنی میں مسلمانوں پر یہ بات اور بھی واجب ہو جاتی ہے کہ وہ اولاد آدمؑ کو دعوتِ حق یعنی اسلام قبول کرنے کی ترغیب دینے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ نبی کریم ﷺ حضرت آدمؑ کی آنے والی اور موجودہ پوری اولاد کے راہ راست پر آنے کے لیئے اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر دعائیں کرتے تھے اور راتوں کو کھڑے رہتے تھے۔ قوم یہود اللہ کی لاڈلی مخلوق ہونے پر اتراتی رہی اور اس وقت بھی جب حقیقت اس پر آشکار ہو چکی ہے اِتراتی ہے اور یہی اِترانا اور اللہ کے فضل کی ناشکری اسے اس دنیا میں بھی بدنامی اور رسوائی کے طوق اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی اور آخرت میں بھی ایک ابدی عذاب کی مستوجب بن گئی جو امت محمد ﷺ کے عوض بطور کفارہ اسے دیا جائے گا۔

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں مندرج مختلف حوالوں سے واضح ہے کہ اللہ کا فضل ایک ایسی نعمتِ عظیم ہے جو کسی قاعدے اور کلیے کے دائرے میں نہیں آتی اور یہ وہ عظیم نعمت ہے جو انسان کو ہر حال اور ہر مقام پر غیر محسوسانہ طور پر میسر ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی ذات کے منکروں پر بھی اللہ کے فضل کا اظہار ہوتا ہے تو وہ بھی بے ساختہ اللہ کے وجود کا اقرار کر اٹھتے ہیں۔ اس ضمن میں ہم ذیل میں مولانا وحید الدین خان کی کتاب مجموعہ مقالات حصہ اول میں شامل ''خدا انسانی فطرت کی آواز ہے'' کے زیرِ عنوان ان کی تحریر سے ماخوذ دو واقعات درج کرتے ہیں۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں:

۱: ''فرانس کی ایک فلم ایکٹرس گائنا لولو براگیڈا (Gina Loolobrigida) جنوری ۱۹۷۵ئ میں ہندستان آئی تھی۔ ایک پریس کانفرنس میں ایک اخباری رپورٹر سے اس کا سوال و جواب یہ تھا:

To a question whether she believed in God, Gina said: I believe in God, I believe in God, more when I am on an aeroplane. (Times

of India, 3.1.1975)

ایک سوال کے جواب میں کہ کیا وہ خدا کو مانتی ہے، گائنا نے کہا: میں خدا کو مانتی ہوں، میں خدا کو مانتی ہوں، اس وقت اور بھی زیادہ جب میں ہوائی جہاز میں ہوتی ہوں''۔

آدمی جب ہوائی جہاز میں اڑ رہا ہوتو اس وقت وہ مکمل طور پر ایسے خارجی اسباب کے رحم وکرم پر ہوتا ہے جن کے توازن میں معمولی فرق بھی اس کو ہلاک کرنے کے لیئے کافی ہے۔ انسان کی یہی بے چارگی سمندری سفروں میں بھی ہوتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے، تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرتیں دکھائے۔ درحقیقت اس میں نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لیئے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو۔ اور جب سمندر میں ان لوگوں کو موجیں بدلیوں کی طرح گھیر لیتی ہیں تو یہ اللہ کو پکارتے ہیں، اپنے دین کو اسی کے لیئے خالص کر کے۔ پھر جب وہ بچا کر انھیں خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے کوئی اعتدال پر رہتا ہے۔ اور ہماری نشانیوں کا انکار وہی کرتا ہے جو بدعہد اور ناشکرا ہے۔ (لقمان ۳۱۔۳۲)۔

۲: روسی ڈکٹیٹر مارشل اسٹالن (۱۸۷۹ئ۔۱۹۶۴ئ) خدا منکر تھا۔ مگر اس کی زندگی میں ایسے واقعات ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ مشکل اوقات میں وہ بے اختیار خدا کو یاد کرنے لگتا تھا۔ ونسٹن چرچل (۱۸۷۴ئ۔۱۹۶۵ئ) نے دوسری جنگ عظیم کے موقع پر اگست ۱۹۴۲ئ میں ماسکو کا سفر کیا تاکہ ہٹلر کے خلاف دوسرا محاذ (سیکنڈ فرنٹ) قائم کرنے کے لیئے روسی لیڈروں سے گفتگو کرے۔ چرچل نے اس سلسلہ میں اتحادیوں کا فوجی منصوبہ اسٹالن کے سامنے رکھا جس کا خفیہ نام ٹارچ (TORCH) رکھا گیا تھا۔ اسٹالن چونکہ خود بھی ہٹلر کی بڑھتی ہوئی یلغار سے خائف تھا، اس نے اس فوجی منصوبہ میں گہری دلچسپی لی۔ چرچل کا بیان ہے کہ منصوبہ کی تشریح کے ایک خاص مرحلہ پر جب کہ اسٹالن کی دلچسپیاں اس سے بہت بڑھ چکی تھیں اس کی زبان سے نکلا: May God prosper this

(۱) مجموعہ مقالات جلد اول، از، مولانا وحید الدین خان، مکتبۃ الاشرفیہ، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور، پاکستان، ص ۲۲۹۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

خدا اس منصوبہ کو کامیاب کرے۔ undertaking

Winston S. Churehill. The Second World War (Abridgement) Cassell & Company London, 1965, P.603(1)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے اور اعمال صالح کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے پیشِ نظر جزا نہیں دیں گے بلکہ اپنے فضل سے جزا دیں گے جو یقیناً ان کے اعمال سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کے ہوگی اور اس مہربانی کا اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان سے جنھوں نے نیک اعمال کیئے وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ O (سورۃ الروم، آیت ۴۵)

ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیئے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

مفسر قرآن پیر کرم شاہ الازہریؒ نے تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر درج ذیل الفاظ میں کی ہے:

''اس آیت میں من فضلہ کا لفظ آپ کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ اگر وہ اہلِ ایمان کے ایمان اور صالحین کے اعمال صالحہ کو شرف پذیرائی بخشتا ہے اور اس پر انھیں اجر عطا فرماتا ہے تو یہ محض اس کا فضل و کرم ہے ساری عمر بھی اگر کوئی شخص اس کی یاد اور ذکر میں بسر کر دے تو اس کی کسی ایک نعمت کا شکر بھی ادا نہیں ہوسکتا۔ حضور کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنے صحابہ کو بڑی پیاری نصیحت فرمائی۔ فرمایا: سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ اَحَدًا عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ (رواہ الشیخان) ترجمہ: راہ راست اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہو اور خوش رہو۔ کیوں کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ: آپ کا عمل بھی فرمایا: ہاں میرا عمل بھی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے دامن مغفرت و رحمت میں ڈھانپ لے۔''

تفسیر ابن کثیر میں مندرج سورۃ فاطر آیت ۳۵ اور سورۃ الدخان کی آیت ۵۷ کی تفسیری عبارات میں اس حدیث مبارکہ میں ''رحمت اور فضل سے ڈھانپ دے'' کے الفاظ مندرج ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو جہاں سے اولادِ آدم نے ہمیشہ رہنے والی آخرت کی دنیا کا توشہ مہیا کر کے ساتھ لے جانا ہے بہت تھوڑے سے فائدے والی شے بتایا ہے لیکن اپنی اس نعمت عظیم یعنی فضل کو بہت بڑا بیان فرمایا ہے۔ اس سے فضل کی اہمیت اور وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی کہ بندے کے معمولی عمل اور بہت تھوڑی محبت کے اظہار میں اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے فضل کے روپ میں اس قدر محبت اور شفقت کا مظاہرہ فرمائیں گے کہ جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلاً كَبِيْرًا ۝

(سورۃ الاحزاب، آیت ۴۷)

ترجمہ: آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیئے! کہ ان کے لیئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

پیر کرم شاہ الازہریؒ تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر ان الفاظ میں فرما رہے ہیں:

''ارشاد ہے: اے میرے نبی: اپنے غلاموں کو بھی یہ بشارت دے دو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ان پر بھی ہو گا اور وہ فضل و کرم قلیل اور محدود نہیں ہو گا بلکہ فضلاً کبیراً ہو گا۔ آپ خود ہی غور فرمایئے کہ وہ رب العزت جس کے سامنے ساری دنیا متاعِ قلیل ہے یعنی تھوڑا سا سامان، تو جس فضل کو وہ کبیر فرما رہا ہے اس کی وسعتوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ یہ سب صدقہ ہے محبوبِ کریم رؤف رحیم ﷺ کا جن کی غلامی کے باعث ہمیں یہ شرف حاصل ہے۔ کاش! ہم اس غلامی کی قدر کو پہچانتے اور اس جمالِ جہاں افروز پر اپنی جان، اپنا دل اور ہوش و خرد قربان کرتے جو صحابہ کرام کا طریقہ تھا۔ تب ہمیں اس فضلِ کبیر کا صحیح احساس ہوتا۔''

مقدمہ کے زیرِ عنوان اس تحریر کے اختتام سے پہلے اپنے محترم و معزز قارئین سے اس

امید کے ساتھ یہ اپیل ہے کہ وہ ’’اللہ کے فضل‘‘ کے زیرِ عنوان اس کتاب کو اسی شوق اور جذبے سے پڑھیں گے جس کی یہ متقاضی ہے۔ اس کتاب میں مندرج آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ سے مزین ان کی تفاسیر کے بغور مطالعہ سے اللہ کے فضل کی حقیقت کو سمجھنا اصحاب دل و فکر کے لیئے تو بہت آسان ہے لیکن عام قاری بھی اس سے بہت اچھی طرح مستفید ہو سکتا ہے۔

اس کتاب کے آغاز سے اختتام تک تقریباً تین برس کا وقت لگا ہے اور اس دوران شیطانی قوتوں کی جانب سے رکاوٹوں کی بھرمار اور کئی دوسری مشکلات کی داستان بھی خاصی دلچسپ اور طویل ہے لیکن بوجوہ اس کا ذکر کیا جانا بہتر نہیں سمجھا گیا۔

اس کتاب کو میں نے ’’آرنیلہ شریف‘‘: پیر خانہ دادا صاحب جناب سردار قمر علی خان، ’’سوہاوہ شریف‘‘: پیر خانہ والد گرامی جناب سردار محمد عبداللہ خان اور ’’ڈفرہ شریف‘‘: اپنے پیر خانہ کے نام کیا ہے۔ ان روحانی مقامات و مزارات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

’’آرنیلہ شریف‘‘: یہ مزار حضرت پیر سید بھولا شاہ صاحبؒ کا ہے جو ضلع باغ، تحصیل دھیر کوٹ، منگ بجڑی بازار کے بالمقابل نالہ ماہل کے کنارہ پر واقع ہے۔

’’سوہاوہ شریف‘‘: یہ مزار حضرت سَید علی سوہاویؒ، حضرت پیر مخدوم شاہؒ، حضرت پیر شمشاد حسین شاہؒ، حضرت پیر نذیر حسین شاہؒ اور ان کے خاندان کے دیگر بزرگان کا ہے۔ جو ضلع باغ، تحصیل دھیر کوٹ، یونین کونسل چڑالہ اور گاؤں سوہاوہ شریف میں واقع ہے۔

’’ڈفرہ شریف‘‘: بنیادی طور پر یہ نام مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے ایک علاقے کا ہے جہاں میرے شیخ قبلہ حضرت بابا جی صاحبؒ المعروف ’’ڈفرہ والے‘‘ اپنے ابتدائی ایام میں قیام پذیر رہے اور اُس کے بعد شام اور دیگر ممالک سے ہوتے ہوئے گلیات مری میں باڑیاں (کمپنی باغ) کے مقام پر قیام فرمایا اور اپنے آخری ایام میں سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں آرام فرما ہوئے اور یہیں پر ان کا مزار مبارک بھی موجود ہے اور یہ جگہ ان کے فرزند اور صدر مسلم کانفرنس (سردار عتیق احمد خان) کے شیخ حضرت کاکا جی صاحبؒ کے نام سے ’’کاکا جی ہاؤس‘‘

معروف ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ میں نے اپنی جوانی کے کم و بیش چالیس(۴۰) سال سے زائد اسی پیر خانہ میں گزارے۔ پیر خانہ سے مراد کاکا جی ہاؤس کے اندر موجود مسجد میں شمالاً جنوباً واقعہ ایک ہی سائز کے قبر/الماری نما چار(۴) کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس کی لمبائی چھ (۶) فٹ، چوڑائی دو (۲) فٹ تین(۳) انچ اور اونچائی سات (۷) فٹ ہے اور جس میں شدید گرمی میں پنکھا اور شدید سردی میں ہیٹر لگانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ان کمروں میں اکثر لوگ دوزانو بیٹھ کر ذکر کرتے تھے اور اسی حالت میں سو بھی جاتے تھے۔ اور یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ”ان دنوں کاکا جی ہاؤس کے احاطہ میں بیت الخلا کا کوئی انتظام نہیں تھا اور حاجتِ بشری کے لیئے قریب ہی ایک غیر آباد قطعۂ اراضی (موجودہ زرعی فارم) میں جانا پڑتا تھا“۔

کتاب کی تالیف اور تصنیف کے دوران مجھے ہمہ وقت اپنے بیٹے سردار عتیق احمد خان سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر کی مشاورت اور تعاون حاصل رہا۔اللہ تعالیٰ انھیں دونوں جہانوں میں اس کا اجر عطا فرمائے اور ان کے تعاون کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

میاں کریم اللہ قریشی کرناہی کی بھی مجھے ابتداء سے ہی مواد کی یکجائیگی سے لے کر ایڈیٹنگ اور پروفنگ تک معاونت میسر رہی میں ان کے لیئے بھی دعا گو ہوں کہ وہ ہمیشہ دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے سائے میں رہیں۔ کتاب کے کمپوزر عبادت حسین کا بھی میرے ساتھ کئی سالوں پر محیط ایک خوبصورت ساتھ چلا آ رہا ہے۔ اس کتاب کو بھی انھوں نے ہی کمپوز کیا اللہ انھیں بھی دونوں جہانوں کی کامیابیاں نصیب فرمائے۔

آخر پر اس دعا کے ساتھ اس تحریر کا اختتام کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سمیت میرے خویش واقارب، میری اولاد اور پوری امت مسلمہ کو دنیا و آخرت میں اپنا فضل نصیب فرمائے۔ آمین!

سردار محمد عبدالقیوم خان

راولپنڈی
۷/اکتوبر ۲۰۱۳ء

اللہ تعالیٰ کا فضل

یکم ذی الحجہ سنہ ۱۴۳۴ھ

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ آل عمران، آیت ۱۵۲، ص

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز،

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ آل عمران، آیت ۱۷۰، ص ۶۰۸۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ آل عمران، آیت ۱۷۰، ص ۲۹۶۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ آل عمران، آیت ۱۷۱، ص ۶۰۸۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ آل عمران، آیت ۱۷۱، ص ص ۲۹۶، ۲۹۷۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ آل عمران، آیت ۱۷۴، ص ۶۱۱۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ آل عمران، آیت ۱۷۴، ص ۲۹۷، ۲۹۸۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ آل عمران، آیت ۱۸۰، ص ص ۶۱۳، ۶۱۴۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز،

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۳۲، ص

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۳۲، ص ص ۳۴۰، ۳۴۱۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۳۴، ص

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۳۴، ص ص ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۷۳، ص ص ۶۹۵، ۶۹۶۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۷۳، ص ص ۳۴۴، ۳۴۵۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۵۴، ص ۷۱۸۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۵۴، ص ص ۳۵۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۷۰، ص ص ۷۳۱، ۷۳۲۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۷۰، ص ۳۶۳۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۷۳، ص ۷۳۳۔

☆ اس آیت مبارکہ کی تفسیر کے پسِ منظر کے لیئے ابن کثیر سے سورۃ النساء آیت ۷۱، ۷۲ کی تفسیری عبارت بھی دیکھی جائے۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۷۳، ص ۳۶۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۸۳، ص ص

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۸۳، ص ص ۳۷۱، ۳۷۲۔

(ا) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۹۵، ص ص

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۹۵، ص ۳۸۰۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۱۱۳، ص ۷۷۵۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ النسائ، آیت ۱۱۳، ص ص ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۱۷۳، ص ۸۳۰۔

☆ اس آیت مبارکہ سے متعلق تفسیر ضیاء القرآن کی تفسیری عبارت آیت نمبر ۱۷۲ تا ۱۷۶ یکجا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ الازہریؒ جلد اول صفحہ ۴۲۸، ۴۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النسائ، آیت ۱۷۵، ص ۸۳۱۔

☆ اس آیت مبارکہ سے متعلق تفسیر ضیاء القرآن کی تفسیری عبارت آیت نمبر ۱۷۲ تا ۱۷۶ یکجا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ الازہریؒ جلد اول صفحہ ۴۲۸، ۴۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ المائدۃ، آیت ۲، ص ص ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ المائدہ، آیت ۲، ص ص ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ المائدۃ، آیت ۵۴، ص ص ۱۲۱، ۱۲۲۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، اول، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، جولائی، ۲۰۱۱، سورۃ المائدہ، آیت ۵۴، ص ص ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الاعراف، آیت ۳۹، ص ص ۳۶۹، ۳۷۰۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ الاعراف، آیت ۳۹، ص ۲۹۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۰، ص ۴۲۴۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۰، ص ۷۸، ۷۹۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الانفال، آیت ۲۹، ص ۵۱۹۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ الانفال، آیت ۲۹، ص ۱۴۳، ۱۴۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ التوبہ، آیت ۲۸، ص ص ۵۹۱، ۵۹۲۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۲۸، ص ۱۹۳، ۱۹۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ التوبہ، آیت ۵۹، ص ص ۶۲۰، ۶۲۱۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۵۹، ص ص ۲۲۱، ۲۲۲۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ التوبہ، آیت ۷۴، ص ص ۶۳۴ تا ۶۳۷۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۷۴، ص ص ۲۳۳، ۲۳۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ التوبہ، آیت ۷۵، ۷۶، ص ص ۶۳۸، ۶۳۹۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۷۵، ۷۶، ص ص ۲۳۵، ۲۳۶۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ یونس، آیت ۵۸، ص ۲۰۷۔

---

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ یونس، آیت ۵۸، ص ۳۰۹۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ یونس، آیت ۶۰، ص ۲۲۱۷، ۲۲۷۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ یونس، آیت ۶۰، ص ۳۱۰۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ یونس، آیت ۱۰۷، ص ۷۴۴، ۷۴۵۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ ھود، آیت ۳، ص ۷۴۷۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ ھود، آیت ۳، ص ص ۳۳۹، ۳۴۰۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ ھود، آیت ۲۷، ص ۷۶۰، ۷۶۱۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ ھود، آیت ۲۷، ص ۳۵۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ یوسف، آیت ۳۸، ص ۸۲۵، ۸۲۶۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ یوسف، آیت ۳۸، ص ص ۴۳۰، ۴۳۱۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النحل، آیت ۱۴، ص ص ۹۸۰، ۹۸۱۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النحل، آیت ۱۴، ص ص ۴۶۱، ۴۶۲۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النحل، آیت ۱۷، ص ص ۱۰۰۳، ۱۰۰۴۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النحل، آیت ۱۷، ص ص ۵۸۳، ۵۸۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ نبی اسرائیل، آیت ۱۲، ص ص

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیرِ ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۱۲، ص ص ۶۴۳، ۶۴۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ نبی اسرائیل، آیت ۲۱، ص ص ۶۰، ۶۱۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۲۱، ص ۶۴۹۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ نبی اسرائیل، آیت ۵۵، ص ۸۳۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ نبی اسرائیل، آیت ۶۶، ص ص ۹۰، ۹۱۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۶۶، ص ۶۷۱۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ نبی اسرائیل، آیت ۷۰، ص ص ۹۲، ۹۳۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، دوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۰، ص ص ۶۷۳، ۶۷۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ المؤمنون، آیت ۲۴، ص ص ۴۱۸، ۴۱۹۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ المومنون، آیت ۲۴، ص ص ۲۵۱، ۲۵۲۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۱۰، ص ص ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۱۴، ص ص ۴۶۵۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۱۴، ص ۳۰۰۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۲۰، ص ۴۶۷۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۲۰، ص ۳۰۳۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۲۱، ص ص ۴۶۷، ۴۶۸۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۲۱، ص ۳۰۳، ۳۰۴۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۲۲، ص ص ۴۶۸، ۴۶۹۔

اللّٰہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۲۲، ص ص ۳۰۴، ۳۰۵۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۳۲، ص ۴۸۴۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۳۲، ص ۳۲۱۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۳۳، ص

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۳۳، ص ص ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النور، آیت ۳۸، ص ص۴۹۶، ۴۹۷۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۳۸، ص ص ۳۳۰، ۳۳۱۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النمل، آیت ۱۵، ص ۶۰۳۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النمل، آیت ۱۵، ص ص ۴۳۴۔

(۲) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النمل، آیت ۱۶، ص ۶۰۳۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النور، آیت ۱۶، ص ص ۴۳۴، ۴۳۵۔

(۲) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ النمل، آیت ۷۳، ص ۶۳۰۔

(۳) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ النمل، آیت ۷۳، ص ۴۶۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ القصص، آیت ۷۳، ص ۶۷۰۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ القصص، آیت ۷۳، ص ۵۰۶۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الروم، آیت ۲۳، ص ۷۲۱، ۷۲۲۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ الروم، آیت ۲۳، ص ۵۶۹۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الروم، آیت ۴۵، ص ۷۳۱۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ الروم، آیت ۴۵، ص ۵۸۰، ۵۸۱۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الروم، آیت ۴۶، ص ۷۳۲۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، ستمبر، ۲۰۱۱، سورۃ الروم، آیت ۴۶، ص ۵۸۱۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۷، ص ص ۸۲۵، ۸۲۶۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۷، ص ۸۲، ۸۳۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ السبا، آیت ۱۰، ص ص ۸۶۶، ۸۶۷۔

(۱) تفسیرِ ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ السبا، آیت ۱۰، ص ۱۱۳، ۱۱۴۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ فاطر، آیت ۱۲، ص ۹۰۴۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ فاطر، آیت ۱۲، ص ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ فاطر، آیت ۳۰، ص ص ۹۰۹، ۹۱۰۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ فاطر، آیت ۳۰، ص ص ۱۵۵، ۱۵۶۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ فاطر، آیت ۳۲، ص ص ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ فاطر، آیت ۳۲، ص ص ۱۵۶، ۱۵۷۔

(۲) تفسیر ابن کثیر، جلد، سوئم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ فاطر، آیت ۳۵، ص ۹۱۴۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ فاطر، آیت ۳۵، ص ۱۵۷۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ المؤمن، آیت ۶۱، ص ۱۶۶۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ المؤمن، آیت ۶۱، ص ۳۱۶۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۲، ص ص ۲۱۴، ۲۱۵۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۲، ص ۳۷۵۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۶، ص ۲۲۱۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۶، ص ۳۸۰۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الدخان، آیت ۵۷، ص ۲۸۲۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الجاثیہ، آیت ۱۲، ص ص ۲۸۵، ۲۸۶۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الجاثیہ، آیت ۱۲، ص ۴۵۲۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الجاثیہ، آیت ۱۶، ص ۲۸۷۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الجاثیہ، آیت ۱۶، ص ص ۴۵۴، ۴۵۵۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الفتح، آیت ۲۹، ص ص ۳۵۸، ۳۵۹۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الفتح، آیت ۲۹، ص ص ۵٦۷ تا ۵۷۴۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الحجرات، آیت ۸، ص ص ۵۸۶، ۵۸۷۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الحدید، آیت ۲۱، ص ۵۳۶ ۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، پنجم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الحدید، آیت ۲۱، ص ۱۲۳۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الحدید، آیت ۲۹، ص ۵۴۳۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، پنجم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الحدید، آیت ۲۹، ص ۱۳۲۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الحشر، آیت ۸، ص ص ۵۷۳، ۵۷۴۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، پنجم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الحشر، آیت ۸، ص ص ۱۷۲، ۱۷۳۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الجمعہ، آیت ۴، ص ۶۱۸۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، پنجم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الجمعہ، آیت ۴، ص ۲۳۲۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ الجمعہ، آیت ۱۰، ص ۶۲۳۔

(۲) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، پنجم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ الجمعہ، آیت ۱۰، ص ۲۳۹۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، جلد، چہارم، از، مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ، ترجمہ، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی، پاکستان، نومبر، ۲۰۱۰، سورۃ المزمل، آیت ۲۰، ص ص

(۱) تفسیر ضیاء القرآن، جلد، پنجم، از، مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، مئی، ۲۰۱۱، سورۃ المزمل، آیت ۲۰، ص ص ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲۔